



ایمان اور اہل ایمان خصائل و فضائل

اہل ایمان کون ہیں؟

مؤمنین وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے معبود ہونے پر انبیاء و رسل ملائکہ اور آسمانی کتب و صحف کے سچا اور برحق ہونے کا زبان سے اقرار بھی کرتے ہیں اور دل سے اس کی تصدیق بھی کرتے ہیں۔ ایسے لوگ یقیناً اللہ تعالیٰ کے محبوب و مقرب اور برگزیدہ لوگ ہیں، اور یہ لوگ کون ہیں؟ ان کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿أَمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَيْكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ﴾ [البقرة: ۲۸۵]

”رسول ﷺ اور مؤمنین اس چیز پر ایمان لے آئے ہیں جو اس کی طرف اس کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے، ہر ایک ایمان لے آیا ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ، اس کے فرشتوں کے ساتھ، اس کی کتابوں کے ساتھ اور اس کے رسولوں کے ساتھ۔ ہم رسولوں میں سے کسی ایک کے درمیان تفریق نہیں کرتے اور انہوں نے کہا کہ ہم نے سن لیا اور اطاعت قبول کر لی اے ہمارے رب تیری ہی بخشش ہم چاہتے ہیں اور تیری ہی طرف ٹھکانہ ہے۔“

مؤمنین کے اوصافِ جمیلہ

یوں تو اللہ کے محبوب بندوں کی ہر عادت ہی عادتِ حسنہ اور وصفِ جمیلہ کی حیثیت رکھتی ہے مگر یہاں ان آیات کو پیش کرتے ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کے ایسے اوصاف کا ذکر فرمایا ہے جو مؤمنین کا خاصہ اور نمایاں صفات ہوتی ہیں:

☆..... ﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ﴾ * الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ * وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ * وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ * وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ * إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ * فَمَنْ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ * وَالَّذِينَ

هُم لَا مَانِيَتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ * وَالَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ * أُولَئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ *
الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ * ﴿المومنون: ۱ تا ۱۱﴾

”ایمان والے کامیاب ہو گئے ہیں جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں، لغویات سے اعراض کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیں، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں مگر اپنی بیویوں اور لونڈیوں پر کیونکہ یہ ملامت کی جانے والی نہیں ہیں۔ جو اس کے سوا کچھ اور چاہیں وہ حد سے تجاوز کر جانے والے ہیں، جو (مومنین) اپنی امانتوں اور وعدوں کی پاسداری کرنے والے ہیں اور اپنی نمازوں کا خیال رکھنے والے ہیں، یہی لوگ تو وارث ہیں جو (جنت) فردوس کے وارث ہوں گے، جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔“

☆..... ﴿إِنَّ الَّذِينَ هُمْ مِنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُشْفِقُونَ * وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ * وَالَّذِينَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُونَ * وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجَلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَىٰ رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ * أُولَئِكَ يُسْرِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ *﴾ ﴿المومنون: ۵۷ تا ۶۱﴾

”یقیناً جو لوگ اپنے رب کی بیعت سے ڈرتے ہیں اور جو اپنے رب کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں اور جو اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے، اور جو لوگ دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں اور ان کے دل کپکپاتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو بھلائی کے حاصل کرنے میں جلدی کرتے ہیں اور یہی ہیں جو ان کی طرف سبقت لے جانے والے ہیں۔“

☆..... ﴿إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَنَاتِ وَالْقَنَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا *﴾ ﴿الاحزاب: ۳۵﴾

”یقیناً مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، مومن مرد اور مومن عورتیں، فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں، سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والی عورتیں، صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں، ڈرنے والے مرد اور ڈرنے والی عورتیں، صدقہ و خیرات کرنے والے مرد اور صدقہ و خیرات کرنے والی عورتیں، روزے دار مرد اور روزے دار عورتیں، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں، ان سب کے لیے اللہ تعالیٰ نے بخشش اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔“

☆..... ﴿التَّائِبُونَ الْعَبَدُونَ الْحَمْدُونَ السَّائِحُونَ الرُّكَّعُونَ السَّجِدُونَ الْأَمْرُونَ بِالْمَعْرُوفِ

وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَفِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۱۲﴾ [التوبة: ۱۱۲]

”توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے (اللہ تعالیٰ کی) حمد بیان کرنے والے، روزہ رکھنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، برائی سے روکنے والے اور اللہ تعالیٰ کی حدوں کی حفاظت کرنے والے اور (ایسے) مومنین کو (جنت کی) خوشخبری سنا دیجئے۔“

صحیحین کی کتاب الایمان میں مومنین کے جو اوصاف جمیلہ ذکر ہوئے ہیں ان کو ہم مختصراً بیان کرتے ہیں:

- ۱ نبی اکرم ﷺ کو اپنی جان، اپنے والدین، اپنی اولاد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر محبوب رکھتے ہیں۔
- ۲ مومنین کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہتے ہیں۔
- ۳ ہر اس شخص کو سلام کرنا جسے آپ پہنچاتے ہوں یا نہ پہنچاتے ہوں، ایمان کی خصلت ہے۔
- ۴ مومن وہ ہے جو اپنے بھائی کے لیے وہی کچھ پسند کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔
- ۵ کسی سے اللہ کے لیے محبت اور اللہ تعالیٰ کی خاطر بغض رکھنا ایمان کی حلاوت پانا ہے۔
- ۶ ایمان کے بعد دوبارہ کافر ہونے کو اس قدر برا سمجھنا جیسے آگ میں ڈالے جانا، یہی سچا ایمان ہے۔
- ۷ شرم و حیاء کا پاس رکھنا بھی جزو ایمان ہے۔
- ۸ رمضان کی راتوں کو نوافل پڑھنا انور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، ایمان میں داخل ہے۔
- ۹ احکام اسلام پر ڈٹ جانا اور استقامت اختیار کرنا ایمان ہے۔
- ۱۰ نبی ﷺ کے معجزات پر ایمان لانا اور ان کا یقین کرنا ایمان ہے۔
- ۱۱ اپنے (مسلمان) بھائی کے لیے وہی پسند کرنا جو اپنے لیے کرے، مومن کی علامت ہے۔
- ۱۲ اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر محمد ﷺ کے رسول ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہونا ایمان ہے۔
- ۱۳ مومن وہ ہے جو اپنے ہمسائے سے اچھا سلوک کرے اور مہمان کی تکریم کرے۔
- ۱۴ برائی کو ہاتھ اور زبان سے روکنا اور دل میں برا سمجھنا ایمان سے ہے۔
- ۱۵ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت رکھنا ایمان کی علامت ہے۔

ایمان والوں پر اللہ کے انعامات

جو لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اپنی جان و مال سے بھی بڑھ کر محبوب سمجھنے لگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ بھی ان پر اپنی عنایات و انعامات کی برکھا برسا دیتا ہے۔ جیسا کہ ان آیات میں مذکور ہے:

☆..... ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآخَبَتُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا

خَلِدُونَ ﴿۲۳﴾ [ہود: ۲۳]

”یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور اپنے رب کی طرف جھکے رہے، یہی وہ لوگ ہیں جو جنت والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔“

☆..... ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا لَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ وَنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيلًا﴾ [النساء: ۵۷]

”اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے، عنقریب ہم انہیں ایسی جنتوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے ان کے لیے وہاں پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور ہم انہیں گھنی چھاؤں میں جگہ دیں گے۔“

☆..... ﴿إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ﴾ [الحج: ۲۳]

”ایمان والوں اور نیک عمل والوں کو اللہ تعالیٰ ان جنتوں میں داخل کرے گا کہ جن نیچے سے نہریں بہہ رہی ہوں گی، جہاں وہ سونے کے نگن پہنائے جائیں گے اور سچے موتی بھی، وہاں ان کا لباس خالص ریشم کا ہوگا۔“

☆..... ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُبَوِّتَنَّهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا نِعَمَ أَجْرُ الْعَمَلِينَ﴾ [العنکبوت: ۵۸]

”جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے انہیں ہم یقیناً جنت کے ان بالا خانوں میں جگہ دیں گے جن کے نیچے چشمے بہہ رہے ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے، عمل کرنے والوں کا کتنا ہی اچھا اجر ہے۔“

☆..... ﴿وَسَيُتَنَبَّأُ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ﴾ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَمَلِينَ ﴿۷۳﴾ [الزمر: ۷۳، ۷۴]

”اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے تھے ان کے گروہ کے گروہ جنت کی طرف روانہ کیے جائیں گے، یہاں تک کہ جب اس (جنت) کے پاس آجائیں گے اور دروازے کھول دیے جائیں گے اور وہاں کے نگہبان ان سے کہیں گے تم پر سلامتی ہو، تم خوش حال رہو پس تم اس میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے داخل ہو جاؤ۔ اور وہ (مومنین) کہیں گے کہ اللہ کا شکر ہے جس نے ہم سے اپنا وعدہ پورا کیا اور ہمیں اس زمین کا وارث بنا دیا کہ جنت میں جہاں چاہیں مقام کریں پس عمل کرنے والوں کا کیا ہی اچھا بدلہ ہے۔“

☆..... ﴿إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يَتَمَتَّعُونَ وَيَأْكُلُونَ كَمَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَهُمْ﴾ [محمد: ۱۲]

”جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے انہیں اللہ تعالیٰ یقیناً ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں چل رہی ہیں اور جو لوگ کافر ہوئے وہ (دنیا ہی کا) فائدہ اٹھا رہے ہیں اور مثل چوپایوں کے کھا رہے ہیں اور جہنم ان کا ٹھکانہ ہے۔“

☆..... ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ * جَزَاءُ لَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ عَدْنٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ﴾ [البينة: ۷، ۸]

”یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے یہی لوگ تو بہترین مخلوق ہیں۔ ان کی جزا ان کے رب کے پاس بیشکی والی جنتیں ہیں جن کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہوں گی (اور) وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اس سے راضی ہو گئے یہ اس شخص کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈر گیا۔“

مومن کے لیے اجر و ثواب

دین کی خاطر دنیا میں مصائب و ابتلاء پر صبر کرنے والے لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ اپنے ہاں اجر کے دریا بہا رکھے ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے ان آیات مبارکہ میں فرمایا ہے:

☆..... ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ [البقرة: ۲۷۷]

”یقیناً وہ لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے جنہوں نے نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا کی ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے ان پر نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمزدہ ہوں گے۔“

☆..... ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَلَمْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ أُولَٰئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيهِمْ أُجُورَهُمْ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا﴾ [النساء: ۱۵۲]

”جو لوگ اللہ اور اس کے تمام پیغمبروں پر ایمان لاتے ہیں اور ان میں سے کسی میں فرق نہیں کرتے یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ پورا پورا اجر عطا فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت والا رحم والا ہے۔“

☆..... ﴿وَإِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ أَعْرَضُوا عَنْهُ وَقَالُوا لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ سَلِّمْ عَلَيْكُمْ لَا تَبْتَغِ الْجَاهِلِينَ﴾ [القصص: ۵۴]

”یہ اپنے کیے ہوئے صبر کے بدلے دوہرا دہرا اجر دیے جائیں گے یہ نیکی سے بدی کو مٹا دیتے ہیں اور اس نے جو (مال) ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔“

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا أَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسَنَ إِسْلَامَهُ، يُكَفِّرُ اللَّهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ زَلَفَهَا، وَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ الْقِصَاصُ، الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ، وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا إِلَّا أَنْ يَتَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهَا))

”جب تم سے کوئی اسلام آئے اور اچھا مسلمان بن جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی سابقہ ہر ایک برائی کو ختم فرما دیتا ہے اور قبولِ اسلام کے بعد ”بدلے“ کا معاملہ ہونے لگتا ہے (یعنی) ایک نیکی دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک بڑھا دی جاتی ہے جبکہ گناہ صرف اتنا ہی لکھا جاتا ہے جتنا کیا ہوتا ہے، بلکہ بسا اوقات اسے بھی اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے۔“

[صحیح البخاری: ۴۱]

اسی طرح نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

اللہ تعالیٰ مومن پر ایک نیکی کے لیے بھی ظلم نہیں کرے گا (یعنی اس کی کسی نیکی کا اجر مارا نہیں جائے گا) اس کی جزا (اللہ تعالیٰ) دنیا میں بھی دے گا اور آخرت میں بھی دے گا اور کافر کو اس کے اچھے کاموں کی جزا دنیا میں ہی دے دی جاتی ہے آخرت میں اس کے لیے کوئی حصہ نہیں ہے۔

[صحیح مسلم: ۶۰]

مومنین کو عبادت کا حکم

مومنین چونکہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہیں اس لیے ان سے تعلق استوار رکھنے اور رشتہ مضبوط رکھنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے انہیں عبادت کا حکم دیا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ اور ان کے درمیان رابطہ قائم رہ سکے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ [الحج: ۷۷]

”اے ایمان والو! رکوع اور سجدے کرتے رہو اور اپنے رب کی عبادت میں لگے رہو اور نیک کا کرتے رہو

تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔“

نماز قائم کرنے اور خرچ کرنے کی تلقین

یہاں اللہ تعالیٰ مومنین کو نماز پہنچانے کی ادائیگی اور نادار و محتاج لوگ پر مال خرچ کرنے کا حکم فرما رہا ہے:

﴿قُلْ لِعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا يُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا بَيْعَ فِيهِ وَلَا خِلَافٌ﴾ [ابراہیم: ۳۱]

”میرے ایماندار بندوں کو کہہ دیجئے کہ نمازوں کو قائم کریں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا اس میں سے ظاہر اور مخفی طور پر خرچ کرتے رہا کریں، اس سے قبل کہ وہ دن آجائے کہ جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی اور نہ دوستی اور محبت۔“

ذکر الہی اور صدقات کا حکم

مومنین کے دلوں میں تو ویسے بھی ہر دم اللہ ہی کی یاد رہتی ہے مگر اس یاد کو مزید جلا بخشنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ذکر الہی کا حکم فرمایا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخٰسِرُونَ﴾ وَأَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَكُمْ مِّنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقَ وَأَكُن مِّنَ الصَّٰلِحِينَ ﴿[المنافقون: ۹، ۱۰]

”اے ایمان والو! تمہارے مال اور تمہاری اولادیں تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں اور جو ایسا کریں تو یہی لوگ خسارہ پانے والے ہیں جو ہم نے تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہا کرو اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے تو کہنے لگے: اے میرے پروردگار مجھے تو تھوڑی دیر مہلت کیوں نہیں دے دیتا؟ کہ میں صدقہ کروں اور نیک لوگوں میں سے ہو جاؤں۔“

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ۖ وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا﴾ [الأحزاب:

[۴۱-۴۲]

”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ ذکر کیا کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح بیان کیا کرو۔“

اہل ایمان کو سچی توبہ کا حکم

گناہ ہو جانے پر اظہار ندامت اور آئندہ نہ کرنے کے عزم سے اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرنے سے گناہ ختم جاتا ہے اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو حکم فرما رہا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يُكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ

وَيُذْخِلُكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ نُورُهُمْ يَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا آتِنَا رَبَّنَا نُورَنَا وَاعْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٨﴾ [التحریم: ۸]

”اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کے آگے سچی خالص توبہ کرو؛ قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہ دور کر دے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کر دے کہ جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ جس دن اللہ تعالیٰ نبی کو اور ایمان داروں کو اور جوان کے ساتھ ہیں رسوا نہ کرے گا۔ ان کا نور ان کے سامنے اور ان کے دائیں دوڑ رہا ہوگا، وہ دعائیں کرتے ہوں گے: اے ہمارے رب! ہمیں کامل نور عطا فرما اور ہمیں بخش دے، یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے۔“

سیدنا اعز بن ہبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ فَإِنِّي أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ فِي الْيَوْمِ إِلَيْهِ مِائَةٌ مَرَّةً))

اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتے رہا کرو، کیونکہ میں ایک دن میں سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔

(صحیح مسلم: ۲۷۰۲)

عدل و انصاف اور سچی گواہی کی تاکید

اللہ والوں کا یہ ہرگز شیوہ نہیں کہ وہ کسی پر ظلم و زیادتی کریں یا کسی کے خلاف جھوٹی گواہی دیں، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو عدل و انصاف پر قائم رہنے کے حکم کے ساتھ ساتھ سچی گواہی دینے کی تاکید فرمائی ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدِينَ وَالْأَقْرَبِينَ إِن يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَاللَّهُ أُولَىٰ بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوَىٰ أَنْ تَعْدِلُوا وَإِنْ تَلَوْا أَوْ تَعْرِضُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا﴾ [النساء: ۱۳۵]

”اے ایمان والو! عدل و انصاف پر مضبوطی سے جم جانے والے اور سچی گواہی دینے والے بن جاؤ، خواہ وہ تمہارے اپنے ہی خلاف ہو یا والدین کے یا رشتہ داروں کے، وہ شخص اگر امیر ہو یا فقیر دونوں کے ساتھ اللہ کو زیادہ تعلق ہے۔ اس لیے تم خواہش نفس کے پیچھے پڑ کر انصاف نہ چھوڑ دینا اور اگر تم نے غلط بیانی یا اعراض کیا تو جان لو جو کچھ تم کرو گے اللہ تعالیٰ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔“

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَلَا أُنبِئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكِبَايِرِ؟)) ثَلَاثًا قُلْنَا: بَلَىٰ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: ((الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَعَقُوقُ الْوَالِدَيْنِ)) وَكَانَ مُتَكِنًا فَجَلَسَ وَقَالَ: ((أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ))،

فَمَا زَالَ يَكْرُرُهَا حَتَّى قُلْنَا: لَيْتَهُ سَكَتَ

”کیا میں تمہیں بڑے سے بڑے گناہوں کی خبر نہ دوں؟ (آپ نے) تین مرتبہ (یہ فرمایا) ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیوں نہیں (ضرور بتلائیے)۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا، آپ ﷺ ٹیک لگائے ہوئے تھے تو (ٹیک چھوڑ کر) بیٹھ گئے اور فرمایا: سنو! جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی۔“ آپ ﷺ مسلسل اس بات کا تکرار کرتے رہے یہاں تک کہ ہم کہنے لگے کہ کاش! آپ خاموش ہو جائیں۔

[صحیح البخاری: ۲۶۵۴۔ صحیح مسلم: ۷۸]

اہل ایمان کو ثابت قدمی کی تلقین

دینی معاملات میں عباد اللہ پر وقتی مشکلات اور آزمائشیں ٹوٹتی ہی ہیں لیکن ان سے دلبرداشتہ ہو کر دعوت دین سے پیچھے نہیں ہٹ جانا چاہیے بلکہ حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے ثابت قدم رہنا چاہیے۔ اسی کی تلقین اللہ تعالیٰ یہاں فرما رہا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾

”اے ایمان والو! تم ثابت قدم رہو اور ایک دوسرے کو تھامے رکھو اور جہاد کے لیے تیار رہو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔“

[آل عمران: ۲۰۰]

سیدنا سفیان بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا:

اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے اسلام کے بارے میں کوئی ایسی بات بتلائیں کہ میں اس کے متعلق آپ کے علاوہ کسی سے سوال نہ کروں تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((قُلْ آمَنْتُ بِاللَّهِ فَاسْتَقِمَّ))

کہہ کہ میں اللہ پر ایمان لایا، پھر اس پر ڈٹ جا۔

[صحیح مسلم: ۳۸]

مومنین کو ایفائے عہد کا حکم

نقض عہد منافق کی علامت ہے لہذا کسی مومن میں اس خصلت کا وجود اس کی عظمت کے منافی ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ مومنین کو وعدے کی پاسداری کا خصوصی حکم دیتے ہوئے فرماتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي

الصَّيْدِ وَأَنْتُمْ حُرْمٌ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ* [المائدة: ۱]

”اے ایمان والو! عہد و پیمان پورے کرو، تمہارے لیے مویشی چوپائے حلال کیے گئے ہیں سوائے ان کے جن کے نام تمہیں پڑھ کر سنا دیے گئے ہیں مگر حالت احرام میں شکار کو حلال سمجھنے والے نہ بن جانا، یقیناً اللہ تعالیٰ جو چاہے حکم کرتا ہے۔“

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

منافق کی تین نشانیاں ہیں (۱) بات کرے تو جھوٹ بولے (۲) وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے (۳) اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔

(صحیح البخاری: ۳۳- صحیح مسلم: ۵۹)

دو گروہوں میں صلح کروانے کا حکم

اسلام امن و آشتی کا دین ہے، یہ اخوت و صلح اور پیار و محبت کا درس دیتا ہے۔ اس کی تعلیمات میں لڑائی جھگڑے کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے اور اسی لیے یہ نہ صرف لوگوں کو بھائی چارہ قائم رکھنے کا درس دیتا ہے بلکہ اگر مسلمانوں کے دو گروہوں میں تنازعہ ہو جاتا ہے تو اہل ایمان کو یہ حکم دیتا ہے کہ ان کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ان دو گروہوں کی صلح کروائیں۔ جیسا کہ ارشاد ہے:

﴿وَأَنْ طَائِفَتَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلَحُوا بَيْنَهُمَا فَإِنْ بَغَتْ إِحْدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِي سَمَاءَ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ فَإِنْ فَاءَتْ فَأَصْلَحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ*﴾ [الحجرات: ۹]

”اور اگر مومنوں میں سے دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کروادیا کرو، پھر ان دونوں میں سے اگر ایک جماعت دوسری پر زیادتی کرے تو تم لڑائی کرو اس گروہ سے جو زیادتی کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف لوٹ آئے، پس اگر وہ لوٹ آئے ان کے درمیان عدل و انصاف کے ساتھ صلح کروادو، یقیناً اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔“

سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان صلح کرواتا ہے، پس وہ بھلائی کی بات آگے پہنچاتا ہے یا پھر بھلائی کی بات کرتا ہے۔

(صحیح البخاری: ۲۶۹۲- صحیح مسلم: ۲۶۰۵)

یعنی دوناراض بھائیوں کے درمیان صلح کرواتے ہوئے اگر ایک بھائی کا دل نرم کرنے کے لیے جھوٹ کا سہارا بھی لے لیا جائے اور دوسرے بھائی سے منسوب کر کے کچھ اچھی باتیں اپنی طرف سے بھی بیان کر دی جائیں تو یہ جھوٹ شمار نہیں ہوگا۔

اہل ایمان کے لیے نفع بخش تجارت

یہاں اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کو ایک نفع بخش تجارت بتلا رہا ہے کہ جس میں اہل ایمان کے لیے نفع ہی نفع ہے اور خسارے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اتنی زیادہ نفع بخش تجارت کیا ہو سکتی ہے؟ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ملاحظہ کیجیے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِّنْ عَذَابِ أَلِيمٍ * تُوْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ * يَغْفِرَ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسْكِنٌ طَيِّبَةٌ فِي جَنَّاتٍ عَدْنٍ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ * وَأُخْرَىٰ تُحِبُّونَهَا نَصْرٌ مِّنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ﴾ [الصف: ۱۰ تا ۱۳]

”اے ایمان والو! کیا میں تمہیں وہ تجارت بتلا دوں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے؟ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال و جان سے جہاد کرو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تمہیں علم ہو (اور اس کے بدلے) اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف فرمادے گا اور تمہیں ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہوں گی اور صاف ستھرے گھروں میں (داخل کرے گا) جو جنت عدن میں ہوں گے یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ اور تمہیں ایک دوسری (نعمت) بھی دے گا جسے تم پسند کرتے ہو وہ اللہ کی مدد اور جلد فتح یابی ہے اور مومنین کو خوشخبری سنا دیجئے۔“

اہل ایمان کو آخرت کی تیاری کی تلقین

مومن کے لیے دنیا تو فقط ایک سفر کی مانند ہوتی ہے کہ جو اپنی اصل منزل حاصل کرنے کے لیے طے کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حقیقی مومن و مسلم کبھی بھی دنیا میں دل نہیں لگاتا اور اسی لیے اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندوں کو آخرت کی تیاری کی تلقین فرما رہا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ * وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنسَاهُمْ أَنفُسَهُمْ أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ * لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ﴾ [الحشر: ۱۸ تا ۲۰]

”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور ہر شخص دیکھ بھال لے کہ کل (قیامت) کے واسطے اس نے

(اعمال کا) کیا (ذخیرہ) بھیجا ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔ اور تم ان لوگوں کی طرح مت ہو جانا کہ جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے بھی انہیں اپنی جانوں سے غافل کر دیا، ایسے ہی لوگ فاسق ہیں۔ اہل جہنم اور اہل جنت برابر نہیں ہو سکتے، جو اہل جنت ہیں وہی کامیاب ہیں۔“

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا کندھا پکڑ کر فرمایا:

((كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ))

تم دنیا میں اس طرح رہو گویا کہ تم اجنبی ہو یا مسافر ہو۔

[صحیح البخاری: ۵۹۳۷]

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے:

إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ

جب تم شام کرلو تو صبح کا انتظار نہ کرو اور جب تم صبح کرلو تو شام کا انتظار نہ کرو اپنی صحت کے زمانہ میں اپنی بیمار ی کے لیے اور اپنی زندگی میں اپنی موت کے لیے تیاری کرلو۔

[صحیح البخاری: ۶۴۱۶]

مومنین کو پند و نصائح

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی فوز و فلاح، نجات و مغفرت، راہ ہدایت پر گامزن رکھنے اور عذاب و عقاب سے بچانے کے لیے انہیں پند و نصائح فرما رہا ہے کہ تم ان امور کو ملحوظ رکھ کر زندگی گزارو گے تو یقیناً کامیاب و کامران ٹھہرو گے اور میری جنتوں کے مہمان بنو گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

☆..... ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ﴾ [البقرة: ۱۵۳]

”اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعے (اللہ سے) مدد طلب کرو یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔“

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ وَلَسْتُمْ بِآخِذِيهِ إِلَّا أَنْ تُغْمِضُوا فِيهِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ﴾ [البقرة: ۲۶۷]

”اے ایمان والو! اپنی پاکیزہ کمائی میں سے اور تمہارے لیے زمین میں سے نکالی ہوئی چیزوں سے خرچ کرو“

ان میں سے بری چیزوں کے خرچ کرنے کا قصد نہ کرنا جسے تم خود لینے والے نہیں ہو، ہاں اگر آنکھیں بند کرلو تو، اور جان لو

کہ اللہ تعالیٰ غنی اور تعریف کیا گیا ہے۔“

☆..... ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ [المائدة: ۳۵]

”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور اس کا قرب تلاش کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تا کہ تم فلاح

پا جاؤ۔“

☆..... ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُؤًا وَلَعِبًا مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمُ وَالْكَفَّارَ أَوْلِيَاءَ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ كُنتُم مُّؤْمِنِينَ﴾ [المائدة: ۵۷]

”اے ایمان والو! ان لوگوں کو دوست مت بناؤ جو تمہارے دین کو مذاق اور کھیل بنائے ہوئے ہیں خواہ وہ ان

میں سے ہوں جو تم سے پہلے کتاب دیے گئے یا کفار ہوں اگر تم مؤمن ہو تو اللہ سے ڈرتے رہو۔“

☆..... ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ وَأَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاءً فَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَاصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنتُمْ عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُم مِّنْهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ﴾ وَلَتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ [آل عمران: ۱۰۲ تا ۱۰۵]

”اے ایمان والو! اللہ سے ایسے ڈرو جیسے ڈرنے کا حق ہے اور دیکھو مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا۔ اور اللہ کی

رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تم فرقوں میں نہ بٹو اور اللہ تعالیٰ کی اس وقت کی نعمت کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی پس تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر پہنچ چکے تھے تو اس نے تمہیں بچالیا اللہ تعالیٰ اسی طرح تمہارے لیے اپنی نشانیاں بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔ تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو بھلائی کی طرف دعوت دے اور نیک کاموں کا حکم دے اور برے کاموں سے روکے اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا اپنے پاس روشن دلیلیں آجانے کے بعد بھی فرقہ بندی میں پڑھ گئے اور اختلاف کیا انہی لوگوں کے لیے بڑا عذاب ہے۔“

☆..... ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بَطَانَةً مِّن دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا وَدُّوا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ إِنْ كُنتُمْ تَعْقِلُونَ﴾ هَٰؤُلَاءِ

أُولَٰئِكَ تَحِبُّونَهُمْ وَلَا يُحِبُّونَكُمْ وَتُؤْمِنُونَ بِالْكِتَابِ كُلِّهِ وَإِذَا لَقُوكُمْ قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا عَضُّوا عَلَيْكُمُ الْأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ قُلْ مُوتُوا بِغَيْظِكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ * إِنَّ تَمَسُّسَكُمْ حَسَنَةً تَسُوهُمْ وَإِنْ تُصِيبَكُمْ سَيِّئَةٌ يَفْرَحُوا بِهَا وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا إِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ * ﴿آل عمران: ۱۱۸ تا ۱۲۰﴾

”اے ایمان والو! تم اپنا دلی دوست ایمان والوں کے سوا کسی کو نہ بناؤ (تم تو) نہیں دیکھتے (لیکن) دوسرے لوگ تمہاری تباہی میں کوئی کسر اٹھانیں رکھتے، وہ تو چاہتے ہیں کہ تم دکھ میں پڑو! ان کی عداوت تو خود ان کی زبان سے بھی ظاہر ہو چکی ہے اور جو ان کے سینوں میں چھپا ہوا ہے وہ بہت زیادہ ہے، ہم نے تمہارے لیے آیات بیان کر دی ہیں (سو سمجھ لو) اگر تم عقل رکھتے ہو۔ ہاں تم تو انہیں چاہتے ہو اور وہ تم سے محبت نہیں رکھتے، وہ پوری کتاب کو مانتے ہو (وہ نہیں مانتے، تو پھر یہ محبت کیسی؟) یہ تمہارے سامنے تو اپنے ایمان کا اقرار کرتے ہیں لیکن تنہائی میں مارے غصے کے انگلیاں چباتے ہیں، کہہ دو کہ اپنے غصے ہی میں مرجاؤ، یقیناً اللہ تعالیٰ دلوں کے راز کو بخوبی جانتا ہے۔ تمہیں اگر بھلائی ملے تو یہ ناخوش ہوتے ہیں اور اگر برائی پہنچے تو خوش ہوتے ہیں، تم اگر صبر کرو اور پرہیزگاری اختیار کرو تو ان کا مکر تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچائے گا، اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کا احاطہ کرنے والا ہے۔“

☆..... ﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَاللَّهُ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ * فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَأَسْمِعُوا وَأَطِيعُوا وَأَنْفِقُوا خَيْرًا لِّأَنفُسِكُمْ وَمَنْ يُوقْ شَحْ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ * إِنْ تَقْرَضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضْعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ شَكُورٌ حَلِيمٌ * عَلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ *﴾ [التغابن: ۱۵ تا ۱۸]

”تمہارے مال اور تمہاری اولادیں سراسر تمہاری آزمائش ہیں اور اللہ ہی کے پاس اجر عظیم ہے۔ پس جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو اور سنتے اور مانتے چلے جاؤ اور اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہو جو تمہارے لیے بہتر ہے اور جو شخص اپنے نفس کی حرص سے محفوظ رکھا جائے وہی کامیاب ہے۔ اگر تم اللہ کو اچھا قرض دو گے (یعنی اس کی راہ پر خرچ کرو گے) تو وہ اسے تمہارے لیے بڑھاتا جائے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف فرما دے گا اور اللہ بڑا قادر دان اور بردبار ہے۔ وہ پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا غالب حکمت والا ہے۔“

مومنین کی دعائیں

یہاں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی پاکیزہ دعاؤں کا ذکر فرما رہا ہے کہ مومنین کی دعائیں بھی دنیوی حرص و طمع سے پاک اور خلوص و نیکی سے مزین فقط رضائے الہی کے حصول کے لیے ہوتی ہیں۔ جس میں وہ اپنے رب سے مانگتے بھی

ہیں تو اس کی رضا، اس کا قرب، اس کی محبت، اس کی جنت اور اس کے دربار میں اپنی قبولیت۔ اس کے علاوہ وہ کسی چیز کے طلبگار نہیں ہوتے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

☆..... ﴿اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ رُسُلِهِ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ* لَا يَكْلِفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَسِينَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلٰى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلٰى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ*﴾ [البقرة: ۲۸۵، ۲۸۶]

”رسول (ﷺ) ایمان لائے اس پر جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے اس کی طرف اتری اور مومنین بھی ایمان لائے یہ سب اللہ تعالیٰ پر اس کے فرشتوں پر اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے۔ اس کے رسولوں میں سے کسی میں ہم تفریق نہیں کرتے اور انہوں نے کہا کہ ہم نے سنا ہے اور اطاعت کی، ہم تیری بخشش کے طلب کرتے ہیں، اے ہمارے رب! اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا، جو نیکی کرے (اس کا اجر) اسی کے لیے ہے اور جو برائی کرے (اس کا گناہ بھی) اسی پر ہے۔ اے ہمارے رب! اگر ہم بھول گئے ہوں یا خطا کر بیٹھے ہوں تو ہمیں نہ پکڑنا، اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا، اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہم میں طاقت نہ ہو اور ہم سے درگزر فرما اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا مولا ہے، پس تو کافروں کی قوم کے خلاف ہماری مدد فرما۔“

☆..... ﴿رَبَّنَا اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِى الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ*﴾ [البقرة: ۲۰۱]

”اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی اچھا دے اور آخرت میں بھی اچھا دے اور ہمیں جہنم کے عذاب سے

بچا۔“

☆..... ﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ*﴾

”اے ہمارے رب! ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو مت پھیر اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت

عطا فرما، یقیناً تو ہی عطا کرنے والا ہے۔“ [آل عمران: ۸]

☆..... ﴿رَبَّنَا اِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِى لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ* رَبَّنَا وَاتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ اِنَّكَ لَا

تُخَلِّفُ الْمَيِّعَادَ ﴿۱۹۳﴾ [آل عمران: ۱۹۳، ۱۹۴]

”اے ہمارے رب! ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہم سے ہماری برائیوں کو دور کر دے اور ہمیں نیکیوں کے ساتھ موت نصیب فرما۔ اے ہمارے رب! ہمیں وہ کچھ عطا فرما جس کا تو نے ہم سے اپنے پیغمبروں کی زبان پر وعدہ فرمایا ہے۔ اور ہمیں روز قیامت رسوا نہ کچو، یقیناً تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔“

☆..... ﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ [الاعراف: ۲۳]

”اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کر لیا ہے اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ فرمایا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔“

☆..... ﴿رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا﴾ [الفرقان: ۷۴]

”اے ہمارے رب! ہماری بیویوں اور ہماری اولاد کو ہمارے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک بنا دے اور ہم کو پرہیز گاروں کے امام بنا دے۔“

☆..... ﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِأَخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ﴾ [الحشر: ۱۰]

”اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم پر ایمان سے سبقت لے چکے ہیں بخش دے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لیے بغض پیدا نہ فرما، یقیناً تو ہی شفقت و رحم کرنے والا ہے۔“

مومنین کی کامیابی اور کفار کی بربادی

اللہ تعالیٰ اپنے پیارے مومن بندوں کی فلاح و نجات اور ان کے حسن انجام کا ذکر کرتے ہوئے کفار و منکرین کے لیے شدید عذاب اور انتہائی برے ٹھکانے یعنی جہنم کی وعید سنارہا ہے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِي رَحْمَتِهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا أَفَلَمْ تَكُنْ آيَتِي تُلَىٰ عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِينَ ﴿۱﴾ وَإِذَا قِيلَ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيهَا قُلْتُمْ مَا نَدْرِي مَا السَّاعَةُ إِنْ نَظُنُّ إِلَّا ظَنًّا وَمَا نَحْنُ بِمُستَقِينَ ﴿۲﴾ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِؤْنَ ﴿۳﴾ وَقِيلَ الْيَوْمَ نَنسِفُكُمْ كَمَا نَسِفْنَا لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا وَمَأْوَكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِنْ نَّصِيرِينَ ﴿۴﴾ ذَلِكُمْ بِأَنكُمُ اتَّخَذْتُمْ آيَةَ اللَّهِ هُزُوًا وَغَرَّتْكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا فَالْيَوْمَ لَا يَخْرُجُونَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ﴿۵﴾ فَلِلَّهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمُوتِ

وَرَبِّ الْأَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِينَ * وَلَهُ الْكِبَرِيَاءُ فِي السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۳۷﴾

”جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے تو ان کو ان کا رب اپنی رحمتوں میں رکھے گا، یہی تو واضح کامیابی ہے لیکن جن لوگوں نے کفر کیا (اللہ ان سے کہے گا) کیا میری آیتیں تمہیں سنائی نہیں جاتی تھیں؟ پھر بھی تم تکبر کرتے رہے اور تم تھے ہی مجرم قوم۔ اور جب کبھی کہا جاتا کہ اللہ کا وعدہ سچا اور قیامت کے آنے میں کوئی شک نہیں ہے تو تم جواب دیتے تھے کہ ہم نہیں جانتے قیامت کیا چیز ہے، ہمیں تو کچھ یوں ہی سا خیال ہو جاتا ہے لیکن ہمیں (قیامت کے آنے پر) یقین نہیں ہے۔ اور ان پر اپنے اعمال کی برائیاں واضح ہو گئیں اور جس کا وہ مذاق اڑا رہے تھے اس نے انہیں گھیر لیا۔ اور کہہ دیا گیا آج ہم تمہیں بھلا دیں گے جیسے کہ تم نے اپنے اس دن کی ملاقات کو بھلا دیا تھا تمہارا ٹھکانہ آگ ہے اور تمہارا کوئی مدد گار نہیں ہے، یہ اس لیے کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی آیات کا مذاق اڑایا اور دنیا کی زندگی نے تمہیں دھوکے میں ڈال رکھا تھا، پس آج کے دن نہ تو یہ دوزخ سے نکالے جائیں گے اور نہ ہی ان سے عذر و معذرت قبول کیا جائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ ہی کے لیے تمام تعریفات ہیں جو آسمان و زمین اور تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اور اسی کے لیے آسمان و زمین کی بڑائی ہے اور وہی غالب حکمت والا ہے۔“

[الجاثیہ: ۳۰ تا ۳۷]